Preface

SMT. HANSA MEHTA LIBRARY
The M S University of Baroda

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

بارگاہِ الٰہی میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسے خاندان میں پیدا کیا جس میں تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی۔ سسرال کے زیرسایہ بھی مجھے تعلیم جاری رکھنے کا موقعہ ملااور حسب استطاعت مطالعے کے تمام مواقع فراہم کیے گئے۔ ایم.اے.اورنیٹ(NET) کاامتحان پاس کرنے کے بعد خیال ہوا کہ''عصمت چغتائی''کو موضوع بناکر تحقیقی کام کروں۔ اس موضوع کے تعیّن میں میرے نگراں لائق صد احترام ڈاکٹر پروفیسر**محمود صدیقی** صاحب کی قابل قدر ہدایت اور رہنمائی نے میری ہمت افزائی کی۔

اردو میں افسانہ نگاری نے بہت جلد ترقی کے منازل طے کئے ہیں افسانہ نگاری کی ابتداء سے اب تک شاید ہی کوئی افسانہ عورت کے ذکر سے خالی ہوگا۔ خواہ وہ افسانہ معاشرتی، سماجی، مذہبی، نفسیاتی، سیاسی ہو یا رومانی ہو کوئی قصہ عورت کے بغیر مکمل نہیں ہوتا کیونکہ عورت ایک زندہ حقیقت ہے، عورت کے بغیر کوئی فن ممکن نہیں ہے۔ عورت اس کائنات کی سب سے حسین ہستی ہے دنیا کی رونقیں اس کے دم سے قائم ہیں۔

بیسویں صدی کے آخر میں جب''عورت'' ادب کا موضوع بنی اور افسانہ نگاروں نے عورت کے مختلف پہلوؤں کو منظرعام پر لاکر اس کے جذبات و احساسات سے روشناس کروایاان فنکاروں میں خواتین افسانہ نگار بھی شامل تھیں۔ عورت نے عورت کو اپنے نظریات کی روشنی میں دیکھا سماج و معاشرے کے بنائے

ہوئے اصولوں کے خلاف بغاوت بھی کی، ان میں ''عصمت چغتائی'' کا نام سر فہرست ہے۔ عصمت ایک مشہور افسانہ نگار ہیں جس نے ادبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا وہ ہمیشہ حق پر قائم رہیں حقوق نسواں کے لئے سرگرم عمل رہیں متوسط طبقے اور نچلے طبقے کے لڑکے اور لڑکیوں کی زندگی خصوصاً عورتیں ان کے افسانوں کا خاص موضوع رہیں ہے۔ عصمت نے افسانوں میں عورتوں کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی، محبوبہ، طوائف وغیرہ کی صورت میں دیکھا جو اس دور کی صورت حال کو پیش کرتی ہیں۔ عورت کے بارے میں پیش کردہ تمام تصورات اور عورت کے ارتقاء کی تمام کوششوں کو عصمت نے اپنی کہانیوں میں جگہ دی۔ ہر عمر کی عورتوں کی نفسیات،جنسی احساسات و خیالات کو بے باکانہ انداز میں پیش کیا۔

عصمت پر فحش نگاری کا الزام لگا انہیں ترقی پسند تحریک سے نکالا گیا لیکن انہوں نے کوئی بات کی پرواہ نہیں کی نچلے اور متوسط طبقے کی گھریلوں زندگی اور ان کے مسائل خصوصاً نسوانی جذبات کو منظر عام پر لائیں۔ اس زمانے کی پردہ نشین شریف بہو بیٹیاں جو گھروں میں قید ہوتی تھیں انکی دنیا جنسی و معاشرتی مسائل سے لبریز تھیں۔ گھریلو محبتوں، عداوتوں، معاشی بد حالیوں اور جائز و ناجائز بچوں کی دنیا آباد تھی۔

جن عورتوں کو اپنے افسانوں کا موضوع بناتی ہیں ان عورتوں کی زبان پر انہیں پورا عبور حاصل ہے۔ عصمت چغتائی جو نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ موت کے بعد بھی لوگوں کے لئے زیر بحث رہیں، عصمت کی بالا شخصیت اور ان کے افسانوں میں نسائی جذبوں کی ترجمانی کرنا اور اس پر قلم اٹھانا مجھ جیسے طالب علم کے لئے آسان نہیں تھا اللہ رب العزت کی کرم فرمائی کی بدولت ہی تحقیقی مقالہ سپرد قلم ہو سکا۔

میں ممنون و مشکور ہوں پروفیسر ڈاکٹر محترمہ چاند بی بی شیخ کی جنہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود موضوع کے انتخاب سے لیکر مجھے کتابیں تک فراہم کی اور

میری حوصلہ افزائی کرکے مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے ان کی رہنمائی نصیب ہوئی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمود صدیقی صاحب جو میرے اس مقالے کے گائیڈ ہیں۔ فارسی عربی ۔اردوداں طبقے کے لئے ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ میں اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں کہ اس مقالے کے ذریعے میں ان سے متعارف ہوئی اور انکے مشورے میرے شامل حال رہے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود وقتاً فوقتاً میری رہنمائی کی اور میں نے انہیں بہت فراخ دل پایا میں انکی ممنون ہوں اور تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

میں اپنے بزرگ والدین رشتے دار و دوست اقارب کی ممنون اور شکرگزار ہوں کیونکہ کہیں نہ کہیں انہوں نے میری غیر حاضری کو بھی دل سے قبول کیا۔ اور مجھے معاف کرتے ہوئے میری حوصلہ افزائی کی۔

آخر میں اپنے شوہر اور میری بچیوں (سارہ، جویریہ، میمونہ) کی بھی شکر گزار ہوں جنکی دعاؤں اور محبتوں سے میرے حوصلے بلند ہوئے اور میں یہ مقالہ تحریر کرنے میں کامیاب ہوئی۔ جویریہ نے میرے مقالے میں حسب ضرورت اپنی مصروفیت کے باعث کمپیوٹر ٹائپ کرکے میری مدد بھی کی۔

میں پھر اس ذات خداوندی کا لاکھ لاکھ بار کروڑہاکروڑ بار شکریہ اداکرتی ہوں کہ صرف اُسی کی واحد ذات ہے جس نے مجھے ہمت دی اور میری تمام مصروفیات کے باوجود اپنا یہ مقالہ مکمل کر پائی۔

سلمہ بانوشیخ

باب اوّل :

اس باب میں اردو افسانے کی تعریف، افسانے کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔انیسوں صدی کے آخر سے بیسویں صدی میں اردو افسانے کے ارتقاء کا ذکر کیا گیا ہے۔اردو افسانوی ادب میں عورت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔عالمی سماج اور اسلامی معاشرے میں عورت کے مختلف کرداروں سے متعارف کروایا ہے۔

باب دوم :

عصمت کا پورا نام عصمت چغتائی خانم تھا۔عصمت چغتائی کے قلمی نام سے شہرت پائی۔ یوں عصمت مغلیہ خاندان کا چشم چراغ تھیں۔۲۱/اگست ۱۹۱۵ء میں بدایوں شہر کے ایک متوسط مسلم گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسلم گرلز اسکول علی گڑھ میں میٹرک کی تعلیم حاصل کی۔لکھنؤ سے بی۔اے اور بی۔ٹی کی ڈگری حاصل کیں۔جودھ پور میں تھوڑا عرصہ ملازمت کرنے کے بعد بمبئی چلی گئیں۔بمبئی میں انسپکٹرس آف اسکولز ہوئیں۔بمبئی میں عصمت کی ملاقات شاہد لطیف سے ہوئی۔۱۹۴۲ء میں شاہد لطیف سے شادی ہوگئی۔ان کے شوہر فلموں میں ہدایت کاری کرتے تھے۔عصمت نے بھی فلموں کے لئے مکالمے اور کہانیاں لکھیں۔ ۲۴/اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ۷۶ سال کی عمر میں یہ عظیم افسانہ نگار اس دارفانی سے کوچ کر گئیں۔

باب سوم :

اس باب میں عصمت کے افسانوں میں عورت کے ارتقائی سفر کا ذکر کرتے ہوئے افسانوں میں ہندوستانی سماج پر بحث کی گئی ہے۔عورتوں کے شعور کی جھلکیوں کا جائزہ لیا ہے۔

باب چہارم :

یہ باب عصمت چغتائی کے تحریر کردہ افسانوں میں عورت کی نفسیات ونسائی جذبات کی عکاسی پر مشتمل ہے۔ چوتھی کا جوڑا، ننھی کی نانی، بچھو پھوپھی، ساس اور لحاف وغیرہ افسانوں میں عصمت نے مختلف عورتوں کا تصور پیش کیا ہے۔ ان افسانوں میں عصمت چغتائی نے سماج کے سنگین مسائل کی عکاسی کی ہے۔

باب پنجم :

یہ باب عصمت کے معاصرین افسانہ نگاروں میں عورت کا تصور پر مشتمل ہے۔ اس باب میں عصمت کے معاصر سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر وغیرہ افسانہ نگاروں کے افسانوں کا موازنہ کرتے ہوئے عورت کے چند پسندیدہ وناپسندیدہ کردار پر بحث کی ہے۔

باب ششم :

''نمائندہ خواتین افسانہ نگاروں میں عصمت کا مقام '' عنوان سے موسوم اس باب میں عصمت نے اپنے افسانے میں عورتوں کی فطرت کا آئینہ دکھا کر سماج کی جیتی جاگتی تصویر پیش کی ہے۔ نڈر اور بے باک ہو کر ادب کی دنیا میں تمام خواتین میں اپنی انفرادیت کو ثابت کیا ہے۔

آخر میں ماحصل کے عنوان میں عصمت کے فن میں عورتوں کے حقوق و آزادی نسواں اور ان کی عملی کوشش وغیرہ کا ذکر ہے۔

☆☆☆

عصمت

چغتائی

عصمت چغتائی، خدیجہ مستور، محمد طفیل

عصمت
چغتائی

فیض احمد
فیض